اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی ۸
سہ ماہی ۱۲
بیرون ہند سالانہ ۱۸

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۶ ۔ مورخہ ۱۱ شعبان ۱۳۵۷ھ ۔ یوم پنجشنبہ ۔ مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء ۔ نمبر ۲۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ اکتوبر۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ لاہور سے تشریف لے آئے ہیں۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی قمر الدین صاحب سیکھواں ضلع جالندھر بسلسلہ تربیت بھیجے گئے ہیں۔

۲ اکتوبر۔ میاں عبد اللہ صاحب جلد ساز نے اپنی دعوت ولیمہ میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب مقامی امیر نے بھی شمولیت فرمائی۔

معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ رات ریلوے اسٹیشن کے قریب اور ریلوے لائن کے پاس کے ایک احمدی کے مکان میں چوروں نے دو دفعہ حملہ کیا۔ اور اس کی بھینس لے جانے کی کوشش کی۔ مگر گھر والوں کے جاگ اٹھنے کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

الہام الٰہی میں غریبوں کی سفارش

"۳ جولائی بعد عصر شام کا وقت تھا۔ بعد نماز مغرب مختلف بلاد سے جو لوگ زیارت اور بیعت سے شرفیاب ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ مثل پروانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گر رہے تھے۔ اکثر حصہ ان میں سے دیہات والوں کا تھا۔ جگہ کی تنگی اور مردمان کی کثرت دیکھ کر بعض نے کہا۔ کہ لوگو پیچھے ہٹ جاؤ۔ حضرت جی کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ کس کو کہا جائے۔ کہ تم پیچھے ہٹو۔ جو آتا ہے۔ اخلاص اور محبت سے کر آتا ہے۔ سینکڑوں کوس کے سفر کر کے یہ لوگ آتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ کوئی دم صحبت حاصل ہو۔ اور انہی کی خاطر خدا تعالےٰ نے سفارش کی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔ یہ صرف غریبوں کے حق میں ہے۔ کہ جن کے کپڑے میلے ہوتے ہیں اور ان کو چنداں علم بھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ کا فضل ہی ان کی دستگیری کرتا ہے۔ کیونکہ امیر لوگ تو عام مجلسوں میں خود ہی پوچھے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک ان سے با اخلاق پیش آتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے غریبوں کی سفارش کی ہے۔ جو بے چارے گمنام زندگی بسر کرتے ہیں۔" (الحکم ۳۱ جولائی و ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

مسئلہ تعظیم قبلہ

"سوال ہوا۔ کہ اگر قبلہ شریف کی طرف پاؤں کر کے سو لیا جائے۔ تو جائز ہے۔ کہ نہیں۔ فرمایا۔ کہ یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ تعظیم کے برخلاف ہے۔ سائل نے عرض کیا۔ کہ احادیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی۔ فرمایا۔ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اسی بنا پر کہ حدیث میں ذکر نہیں ہے۔ اور اس لئے قرآن شریف پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہوا کرے۔ تو کیا یہ جائز ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ (و من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب)" (الحکم ۳۱ جولائی و ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

ہر ایک سے نیکی کرو

"ایک شخص نے پوچھا۔ کہ حکام اور برادری سے کیا سلوک کریں۔ فرمایا۔ ہر ایک سے نیک سلوک کرو۔ حکام کی اطاعت اور وفاداری ہر مسلمان کا فرض ہے۔ وہ ہماری حفاظت کرتے ہیں۔ اور ہر قسم کی مذہبی آزادی ہمیں دے رکھی ہے۔ میں اس کو بڑی بے ایمانی سمجھتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری سچے دل سے نہ کی جائے۔ برادری کے حقوق ہیں۔ ان سے بھی نیک سلوک کرنا چاہیئے۔ البتہ ان باتوں میں جو اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے خلاف ہیں۔ ان سے الگ رہنا چاہیئے۔ ہمارا اصول تو یہ ہے۔ کہ ہر ایک سے نیکی کرو اور خدا تعالےٰ کی کل مخلوق سے احسان کرو۔" (الحکم ۳۱ جولائی و ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

حیفہ میں ایک مخلص احمدی بھائی پر پستول سے قاتلانہ حملہ

جان بچ گئی۔ مگر خطرہ باقی ہے

حیفہ ۲۲ ستمبر۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) کل یہاں حیفہ میں ایک نہایت دردناک حادثہ رونما ہؤا۔ یہاں کے ایک احمدی سید رشدی آفندی البسطی سکرٹری عام جماعت احمدیہ حیفہ صبح اپنے کام پر ریلوے کارخانہ میں جاتے ہوئے بازار سے گزر رہے تھے۔ کہ اچانک ایک طرف سے ایک شخص نے جس کے ہاتھ میں پستول تھا وار کیا۔ پہلی گولی ... نے چلائی جو ہمارے بھائی کی گردن پر لگی۔ اور گردن کے ایک طرف سے ہوتی ہوئی ہنسلی کے قریب آگے ٹھہر گئی۔ وار کے بعد فوراً وہ شخص فرار ہوگیا۔ اور معلوم نہ ہوسکا کہ کون تھا۔ ڈاکٹری تحقیق سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ گردن میں سے ایک ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

رشدی آفندی نے جو کچھ باتیں کرسکتے ہیں کہا کہ ایک دفعہ ایک قہوہ خانہ میں مذہبی امور پر تبادلہ خیالات کرتے کرتے بات بڑھ گئی۔ اور بعض ان لوگوں کی طرف سے جن سے وہ باتیں کر رہے تھے ان کو کہا تھا کہ ہم تمہارا کام تمام کریں گے۔ اغلب ہے کہ یہ حملہ انہی میں سے کسی نے کیا ہے۔ اس حادثہ سے پہلے بھی ایک حادثہ ہوچکا ہے۔ کہ ایک احمدی پر بعض اوباشوں نے حیفہ میں حملہ کیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے بچا لیا۔ ایک جرمن تاجر نے جھٹ اپنی دوکان میں بند کر لیا ورنہ ان کا قتل حتمی تھا۔

ہمارے یہ دوست اب ہسپتال میں ہیں۔ گو زیادہ خطرہ نہیں ہے۔ اور ان کی حالت پہلے سے اچھی ہے۔ لیکن اپریشن وغیرہ اور ہڈی کا ٹوٹنا خطرہ میں ڈال رہا ہے۔ پھر یہ بھی معلوم ہؤا ہے۔ کہ بعض خبیث سرکاری ہسپتال کے اردگرد پھرتے ہوئے نظر آئے۔ جو یہ کہہ رہے تھے کہ قادیانی کہاں ہے کس کمرے میں ہے۔ گویا ان پر دوسرے حملہ کی تیاری میں تھے۔ اس لئے اس خطرہ کی وجہ سے ان کو خفیہ طور پر ایک دوسرے پرائیویٹ ہسپتال میں منتقل کیا گیا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس بھائی کو محفوظ رکھے۔ اور دشمنوں کے حملوں اور حیلوں سے جماعت کے ہر فرد کو بچائے۔

(نامہ نگار)

تحریک جدید کے مالی سکرٹریوں کا اہم فرض

ہر جماعت میں اس جمعہ کو ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء کا خطبہ سنایا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۳ ستمبر کو جو خطبہ دیا ہے۔ چونکہ وُہ خطبہ نہایت ضروری ہے۔ اور ضرورت ہے کہ اس پر جماعت احمدیہ کا ہر فرد عمل کرے۔ اس لئے ہر سکرٹری مال تحریک جدید اور امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے۔ کہ وُہ اپنی جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کو جمعہ یا اتوار کے دن جمع کر کے سنا دیں۔ اور ہر سکرٹری مال تحریک جدید یا جہاں سکرٹری تحریک جدید کا انتخاب نہیں ہؤا۔ وہاں سکرٹری مال یا امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان یہ خطبہ سنا دیں۔ اور یہ بھی کوشش کی جائے۔ کہ یہ خطبہ متعدد بار سنایا جائے۔ تاکہ ہر احمدی عملاً لبیک کہنے کے لئے تیار ہو جائے۔ ہر مالی سکرٹریوں کو اپنے فرض کو سمجھنا چاہیئے۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء سے قبل رقم ارسال کر دینی چاہیئے۔ ورنہ ان کی جماعت مالی جہاد میں پیچھے رہ جانے والی ہوگی۔ پس قبل اس کے کہ ایسا وقت آئے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنا وعدہ پورا کر دیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

قابلِ توجہ جناب انسپکٹر جنرل صاحب پولیس

قادیان میں چوری کی وارداتوں کی شکایات کے روز بروز بڑھتے جانے اور ذمہ وار حکام کا ان شکایات کے انسداد کی طرف متوجہ نہ ہونے کے متعلق گزشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ قادیان کی جماعت احمدیہ کو آخر مجبور ہو کر ٹھیکری پہرہ کا انتظام ہر محلہ میں کرنا پڑا ہے۔ لیکن سنا گیا ہے۔ کہ اس انتظام کے بالمقابل علاقہ کے چوروں کو بھی خطرناک ہتھیاروں سے مسلح کیا جا رہا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ اطلاعات کہاں تک صحیح ہیں۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ گزشتہ دو وارداتیں ایسی ہوئی ہیں۔ جن سے اس قسم کے خطرہ کا ایک حد تک احتمال ہے۔ پس ہم الفضل کے ذریعہ حکام ضلع اور انسپکٹر جنرل صاحب پولیس کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وُہ ہر قسم کے خطرہ کا خاطر خواہ انتظام کر کے دور اندیشی اور حسن انتظام کا ثبوت دیں۔ کیونکہ احرار کی شر انگیزی اور ذمہ وار حکام اور مقامی پولیس کا تساہل بہت سے خطرات کا حامل ہے۔ اگر باوجود ہمارے قبل از وقت توجہ دلانے کے خاطر خواہ انتظام نہ کیا گیا۔ تو تمام تر ذمہ داری حکام ضلع پر عائد ہوگی۔ اگر ان اطلاعات میں کچھ بھی صداقت ہے تو ہم یہ قیاس کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ کہ انچارج تھانہ صدر بٹالہ پر بہت کچھ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مقامی کارکنوں نے ان اطلاعات کے پیش نظر اپنے پہرہ داروں کو جائز حد تک مسلح کر لیا ہے۔ تاکہ عند الضرورت پیش آمدہ خطرہ کا مقابلہ کیا جاسکے۔ ان حالات میں ناخوشگوار صورت کا پیدا ہونا بعید نہیں۔ اور اس کی ساری ذمہ واری ان حکام پر عائد ہوگی جنہوں نے قبل از وقت آگاہ کئے جاتے کے باوجود کوئی قدم نہ اٹھایا۔

تین نہیں تیس خاندان احمدی ہوئے

گزشتہ پرچہ میں "مضافات قادیان میں تبلیغ کے متعلق ضروری کوائف" کے عنوان سے جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ کا جو مضمون شائع ہؤا ہے۔ اس میں موضع ونجواں کے تین خاندانوں کا ذکر آیا ہے۔ لیکن دراصل خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے تیس خاندانوں نے بیعت کی ہے۔ کاتب نے غلطی سے تیس کی بجائے تین لکھ دیا۔ جس کی اب تصحیح کی جارہی ہے۔ جناب چودہری صاحب موصوف جس سرگرمی اور اعلےٰ نظام کے ساتھ مضافات میں تبلیغ احمدیت کے لئے کوشاں ہیں اور ان کے معاونین جس تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ اسکے نتیجہ میں تھوڑے ہی عرصہ میں خدا تعالےٰ نے نہایت شاندار نتائج پیدا کئے ہیں۔ الحمد للہ

ایک استاد کی ضرورت

ایک استاد کی آنریری خدمات کی ضرورت۔ دو ماہ کے لئے ایک دیہاتی مدرسہ میں ضرورت ہے۔ جو دوست پہلے استاد رہ چکے ہوں۔ وہ زیادہ مناسب ہوں گے۔ ورنہ معمولی انٹرنس پاس بھی کام دے سکتے ہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ میں نام پیش فرمائیں۔ اور [illegible]

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ شعبان ۱۳۵۷ھ

زندہ مذہب اسلام ہے نہ کہ ویدک دھرم

کسی مذہب کے زندہ اور اس کے سچے ہونے کا ایک ثبوت تو وہ ہے جس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ یعنی جب اس مذہب کے پیرو اس بات کی ضرورت محسوس کریں۔ کہ انہیں کسی روحانی راہنما اور مقتدا کی ضرورت ہے۔ اور زمانہ کے حالات اور واقعات بھی اس کے متقاضی ہوں۔ تو خدا تعالےٰ اس مذہب میں ایسے انسان کو مبعوث کرے۔ تاکہ وہ اصلی اور صحیح مذہب کو گرد و غبار سے پاک و صاف کر کے پیش کر سکے۔ اور جن لوگوں کی قسمت میں ہدایت اور رشد لکھا ہو۔ انہیں صراطِ مستقیم پر قائم کر کے آسمانی برکات کا مورد بنا سکے۔

اب زندہ اور سچے مذہب کا ایک اور ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس کی مقدس الہامی تعلیم انسانی دست برد سے محفوظ رہے۔ اس میں کوئی کمی بیشی نہ کی جا سکے۔ اور خدا تعالےٰ اس کی حفاظت کے سامان کرے۔ اس معیار کے رو سے بھی دنیا کے تمام مذاہب میں صرف اسلام ہی سچا مذہب ثابت ہو سکتا ہے۔ اس وقت صفحۂ عالم پر تمام الہامی کتب میں سے صرف اسلام ہی کا آسمانی صحیفہ یعنی قرآن کریم حرف بحرف محفوظ ہے۔ اور اس میں ایک شوشہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی۔ توریت و انجیل میں تحریف کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ان کے صرف تراجم ہی پائے جاتے ہیں۔ اصل زبان میں ان کا پتہ ہی نہیں ملتا۔ اور تراجم میں آئے دن جو تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ وہ مختلف ایڈیشنوں کا مقابلہ کرنے سے بآسانی معلوم ہو سکتی ہیں۔

باقی رہا ویدک دھرم۔ اس کی قدامت سے تو کسی کو انکار نہیں۔ لیکن اس کی قدامت ہی اس کی مقدس کتب یعنی ویدوں میں تحریف کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ اور آج دنیا کے سامنے وہ ایسی مسخ شدہ شکل میں پیش ہے۔ کہ خود اس کے ماننے والوں کو یہ پتہ لگانا مشکل ہو رہا ہے۔ کہ اس کی کسی بات کی اصلیت کیا ہے۔ مگر باوجود اس کے سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج۔ اور ان کے کچھ پرجوش پیرووں کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ ویدک دھرم اس وقت بھی اپنی اصلی شکل و صورت میں موجود ہے۔ اور اس کی مقدس کتب کسی قسم کی تبدیلی اور تحریف سے بالکل پاک ہیں۔

سوامی جی کا یہ دعوےٰ کہاں تک قابل اعتنا ہے۔ اور اس نے ان کے عام پیرووں کو کہاں تک مطمئن کیا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آئے دن آریہ سماجی اخبارات اس قسم کے مضامین شائع کرتے رہتے ہیں جن میں ویدک دھرم کے غیر محفوظ اور ویدوں کے محرّف و مبدّل ہونے کا ثبوت ملتا رہتا ہے۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" نے اپنے دسہرہ ایڈیشن ۱۹۳۸ء میں ایک مضمون "دیوی پوجا کس طرح شروع ہوئی" کے عنوان سے پروفیسر اشوک ناتھ شاستری ودیانت تیرتھ ایم-اے-پی-او-ایس کلکتہ کا شائع کیا ہے۔ جس میں یہ بتاتے ہوئے کہ ویدک دھرم میں بت پرستی کب آئی۔ لکھا ہے:-

"رامائن اور مہابھارت کے زمانہ تک تو ہندوستان میں خالص ویدک دھرم چلا آیا تھا۔ مگر بعد میں اس میں ملاوٹ ہو گئی۔ اور اس ملاوٹ کے نتیجہ کے طور پر شکتی پوجا کا آغاز ہوا۔"

گویا یہ اس بات کا صریح اور کھلم کھلا ثبوت ہے۔ کہ ویدک دھرم میں ملاوٹ ہو چکی ہے۔ اور وہ اس وقت اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہے۔ کہ وہ ملاوٹ ایسی جڑ پکڑ چکی ہے۔ جس کا اکھیڑنا ممکن نہیں ہے لیکن رامائن اور مہابھارت کے زمانہ کی حد بندی بھی کوئی یقینی نہیں ہے ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جن کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ویدک دھرم میں بت پرستی کی تعلیم نہایت قدیم سے ہے۔ حتیٰ کہ ویدوں میں بھی یہ موجود ہے۔ چنانچہ اسی مضمون میں لکھا ہے:-

"ہندوستان کے قدامت پسند ودوان یہ کہتے ہیں۔ کہ رگ وید میں بھی شکتی پوجا کا ذکر ہے وہ اپنے بیان کی تائید میں دیوی سوکت کا حوالہ دیتے ہیں۔ نارائن اپنشد میں بھی ایک منتر ہے۔ جس سے شکتی پوجا سدھ ہوتی ہے۔ اس منتر میں شکتی کی دیوی کو کنیا کماری اور درگی کا نام دیا گیا ہے۔ اسی اپنشد کے ایک اور منتر میں جو متذکرہ بالا منتر کے بعد آتا ہے شکتی کی دیوی کو درگا کے نام سے خطاب کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ دیوی آگ کے شعلوں میں لپٹی ہوئی ہے۔ اور بھگت اپنی کامناؤں کی پورتی کے لئے اس کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ دیوی ہے۔ جو مکتی دلاتی ہے۔ غرضیکہ اس دیوی میں بھگتوں نے وہ تمام صفات گنائی ہیں۔ جو پرماتما سے وابستہ ہیں۔"

اور آخر میں یہ نتیجہ پیش کیا ہے۔ کہ:-

"یہ بات بلاشبہ ثابت ہو جاتی ہے۔ کہ درگا ویدک زمانہ کی ایک دیوی تھی۔"

گویا ویدک دھرم کے ماننے والوں کی اپنی تحقیقات یہ ہے۔ کہ مورتی پوجا ویدک زمانہ میں بھی رائج تھی۔ اب اگر مورتی پوجا یعنی بت پرستی ویدک دھرم کے رو سے بھی ممنوع اور ناجائز ہے۔ جیسا کہ بانی آریہ سماج کا دعوےٰ ہے۔ اور یہ بعد کی ملاوٹ ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ اس ملاوٹ کی بنا ویدک زمانہ میں ہی پڑ چکی تھی۔ اور جو بنیاد اتنے قدیم زمانہ میں رکھی گئی۔ اس پر صدہا سال گزرنے تک جس قدر عمارت بن سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔

بہرحال ویدک دھرم کے ماننے والوں کی اپنی تحقیقات اور اپنے بیانات سے ہی یہ بات ثابت شدہ ہے کہ اس مذہب کی مذہبی کتب یعنی ویدوں میں تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ملاوٹ ہو گئی تھی۔ اور وہ انسانی دست برد کا شکار ہو چکے تھے۔ جس کی اصلاح آج تک کسی سے نہیں ہو سکی۔ اور کوئی انسان ویدک دھرم کی حفاظت کے لئے ایشور کی طرف سے نہیں بھیجا گیا۔

ان حالات میں صاف ظاہر ہے کہ زندہ اور سچا مذہب اسلام ہی ہے جس کا آسمانی صحیفہ اپنی اصل شکل میں موجود ہے اور جس کی ہر ایک بات اور لفظ کی حفاظت کے خدا تعالیٰ نے سامان کر رکھے ہیں۔

22

بعض صحابہ کرام رض کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلماتِ زجر

(۲)

"الفضل" کی گزشتہ اشاعت میں چار ایسے واقعات درج کئے جا چکے ہیں۔ جن کے وقوع پذیر ہونے پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ رضی کے متعلق کلماتِ زجر استعمال فرمائے اسی سلسلہ میں بعض اور واقعات درج ذیل کئے جاتے ہیں:

حضرت کعب بن مالک کا واقعہ

حضرت کعب بن مالک رض جو ایک بہت بڑے صحابی گزرے ہیں وہ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں غزوۂ تبوک کے سوا اور کسی لڑائی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوکر جنگ کرنے سے محروم نہیں رہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی۔ کہ جب آپ جنگ کے لئے تشریف لے جاتے۔ تو منزلِ مقصود کو ظاہر نہ فرماتے۔ لیکن اس دفعہ چونکہ گرمی سخت تھی۔ سفر دور کا تھا۔ راستہ میں جنگل تھے۔ اور بہت سے دشمنوں سے مقابلہ ہونا تھا۔ اس لئے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو صاف صاف بتا دیا تھا۔ تاکہ وہ ہر تکلیف کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور وہ طرف بھی بتا دی جس طرف کوچ کرنے کا ارادہ تھا۔ اس وقت چونکہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو چکی تھی۔ اور کوئی ایسا انتظام نہ تھا کہ سب کی حاضری لی جاسکتی۔ اس لئے جو لوگ لڑائی سے غیر حاضر رہنا چاہتے وہ سمجھتے کہ جب تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص طور پر وحی نہ ہو۔ ان کا غیر حاضر رہنا مخفی ہی رہے گا۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں نے جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ میں بھی ہر صبح جنگ کی تیاری مکمل کرنے کے لئے نکلتا۔ مگر بغیر کچھ کئے لوٹ آتا۔ اسی طرح دن گزرتے گئے۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صبح جنگ کے لئے روانہ ہو گئے۔ باقی مسلمان بھی آپ کے ساتھ تھے مگر میں ابھی تیار نہ تھا۔ اس لئے میں نہ جا سکا۔ میں نے اس وقت خیال کیا۔ کہ ایک دو دن میں تیاری کر کے آپ سے جا ملوں گا۔ مگر ان کے جانے کے دوسرے دن بعد بھی میں گھر سے نکلا تو بغیر تیاری کئے واپس آگیا۔ اسی طرح تیسرے دن بھی میرا یہی حال رہا۔ ادھر لشکر جلدی جلدی بڑھتا گیا۔ اور بہت دور نکل گیا۔ میں نے کئی بار ارادہ کیا۔ کہ روانہ ہو جاؤں اور لشکر سے جا ملوں۔ مگر سستی اور غفلت کی وجہ سے مجھ سے ایسا نہ ہو سکا۔ حضرت کعب کہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا۔ تو مجھے یہ دیکھ کر سخت صدمہ ہوتا۔ کہ جو لوگ پیچھے رہ گئے ہیں۔ وہ یا تو ایسے ہیں جو منافق سمجھے جاتے ہیں۔ یا وہ ضعفاء ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ نے معذور قرار دیا ہے۔

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پیشی

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس وقت تک یاد نہ کیا۔ جب تک آپ تبوک نہ پہونچ گئے۔ وہاں پہونچ کر آپ نے پوچھا کعب بن مالک کہاں ہے۔ اس پر بنی سلمہ کے ایک آدمی عبد اللہ بن انیس نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اپنے حسن وجمال یا لباس کی خوبی پر اترا کر رہ گیا ہے۔ آپ کے ساتھ نہیں آیا۔ یہ سنکر حضرت معاذ بن جبل نے کہا تو نے بہت بری بات کہی ہے۔ خدا کی قسم ہم تو اس کو سچا مسلمان سمجھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ باتیں سنیں مگر خاموش رہے۔ کعب بن مالک کہتے ہیں۔ جب یہ خبر آئی۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے واپس آرہے ہیں۔ تو میرا غم تازہ ہو گیا۔ اور مجھ کو یہ فکر ہوئی۔ کہ اب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی سے کیونکر بچوں۔ میرے دل میں یہ خیال آیا۔ کہ میں بعض جھوٹے عذرات پیش کر دوں گا۔ مگر جب یہ اطلاع ملی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب آ پہونچے ہیں۔ تو جس قدر جھوٹے خیالات میرے دل میں تھے وہ سب مٹ گئے۔ اور میں نے سمجھ لیا کہ جھوٹی باتیں بنا کر میں آپ کی ناراضگی سے بچنے کی کوشش نہیں کروں گا۔ اور میں نے ٹھان لیا۔ کہ جو ہونا ہے بے شک ہو جائے۔ میں سچ سچ کہہ دوں گا۔ خیر صبح کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے۔ آپ کی عادت تھی۔ کہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے۔ تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دوگانہ ادا فرماتے۔ آپ نے اس دفعہ بھی دوگانہ ادا فرمایا۔ اور پھر لوگوں سے ملنے کے لئے بیٹھ گئے۔ اب جو منافق پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے آنا شروع کیا۔ اور لگے اپنے اپنے عذر بیان کرنے اور قسمیں کھانے۔ اور ایسے لوگ اسی سے بھی زیادہ تھے۔ آپ نے ظاہر میں ان کا عذر مان لیا۔ ان سے بیعت لی۔ ان کے واسطے دعا کی۔ اور ان کے دلوں کے بھید کو خدا پر رکھا۔ اس کے بعد کعب کہتے ہیں۔ میں بھی آیا۔ مگر میں نے جب آپ کو سلام کیا تو آپ ایسے رنگ میں مسکرائے جیسے کوئی آدمی غصہ میں مسکراتا ہے پھر فرمایا آؤ میں گیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کعب تو کیوں پیچھے رہ گیا تھا۔ تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی۔ میں نے عرض کیا۔ اگر میں کسی دنیادار شخص کے سامنے اس وقت بیٹھا ہوتا۔ تو باتیں بنا کر اسکے غصہ سے بچ جاتا۔ مگر خدا کی قسم میں یہ سمجھتا ہوں۔ اگر آج میں جھوٹ بولکر آپ کو خوش بھی کر لوں۔ تو کل اللہ تعالےٰ اصل حقیقت کھول کر پھر آپ کو مجھ پر ناراض کر دے گا۔ پس میں سچ ہی کیوں نہ کہوں۔ گو آپ اس وقت سچ بولنے کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوں۔ مگر آئندہ اللہ تعالےٰ کی مغفرت کی مجھے امید تو ہے گی۔ خدا کی قسم میں سراسر قصوروار ہوں۔ زور طاقت قوت اور دولت سب میں کوئی میرے برابر نہ تھا۔ اور میں یہ سب چیزیں رکھتے ہوئے پیچھے رہ گیا:

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان سزا

یہ سنکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب تو نے سچ سچ کہہ دیا ہے اب ایسا کر کہ تو چلا جا۔ جب تک اللہ تعالےٰ تیرے بارے میں کوئی حکم نہ اتارے۔ میں چلا تو بنی سلمہ کے کچھ لوگ اٹھ کر میرے پیچھے ہو لئے۔ اور کہنے لگے خدا کی قسم ہم کو معلوم ہے۔ کہ تو نے اس سے پہلے کوئی قصور نہیں کیا۔ پھر تو نے اور لوگوں کی طرح جو پیچھے رہ گئے تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی بہانہ کیوں نہ کر دیا۔ اگر تو کوئی بہانہ بنا لیتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا تیرے قصور کے لئے کافی ہو جاتی۔ وہ برابر مجھ کو ملامت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میرے دل میں خیال آیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس میں پھر لوٹ کر جاؤں اور اپنی سچی بات۔ کو جھٹلا کر کوئی بہانہ بناؤں۔ مگر میں نے ان سے پوچھا۔ اچھا کوئی اور بھی ہے۔

جس نے میری طرح قصور کا اقرار کیا ہے انہوں نے کہا۔ ہاں دو اور بھی ہیں انہوں نے بھی تیری طرح گناہ کا اقرار ہے۔ اور ان سے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وُہی کچھ فرمایا ہے۔ جو تجھ سے فرمایا ہے۔ میں نے پوچھا وُہ کون ہیں۔ انہوں نے کہا۔ مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی۔ اور یہ دونوں شخص بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے۔ جب انہوں نے ان دو شخصوں کا نام لیا۔ تو مجھے تسلی ہوئی۔ اور میں نے کہا۔ میں اکیلا ہی معتوب نہیں۔ دو اور بھی میری طرح معتوب ہیں۔ پھر میں کیوں کوئی جھوٹا بہانہ کروں۔ چنانچہ میں گھر کو چل دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بعد اعلان کرا دیا۔ کہ کوئی مسلمان ان تینوں یعنی کعب اور مرارہ اور ہلال سے گفتگو نہ کرے۔ چنانچہ کوئی شخص ہم سے بات تک نہ کرتا۔ سب لوگ اس طرح کورے ہو گئے۔ کہ گویا کبھی کوئی آشنائی ہی نہ تھی۔ میرے دونوں ساتھی مرارہؓ اور ہلالؓ تو روتے پیٹتے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے مگر میں جوان اور مضبوط آدمی تھا۔ مصیبت پر صبر کر کے باہر نکلتا۔ باجماعت نمازوں میں شریک ہوتا۔ بازاروں میں گھومتا۔ مگر کوئی شخص مجھ سے بات تک نہ کرتا۔ جب اسی طرح ایک مدت گزری اور لوگوں کی روگردانی مجھ پر دوبھر ہو گئی تو میں اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ اس کو مجھ سے بہت محبت تھی۔ میں نے اس کو سلام کہا۔ تو خدا کی قسم اس نے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ میں نے کہا۔ ابو قتادہ! تجھ کو خدا کی قسم تو مجھے اللہ اور رسُول سے محبت کرنے والا جانتا ہے۔ یا نہیں۔ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے دوسری بار قسم دے کر پوچھا۔ تو پھر بھی اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر تیسری بار میں نے قسم دے کر یہی کہا۔ تو اس نے صرف اتنا کہا۔ اللہ اور رسُول خوب جانتے ہیں۔ یہ سُنکر مجھ سے نہ رہا گیا۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور پیٹھ موڑ کر دیوار پر چڑھ کر وہاں سے چل دیا۔

سزا میں اضافہ

ابھی چالیس راتیں ہی گزری تھیں کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ایک پیغامبر آیا۔ اور اس نے کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے۔ کہ تم اپنی بیوی سے بھی الگ ہو جاؤ۔ میں نے پوچھا کیا اس کو طلاق دے دوں۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ صرف اس سے الگ رہو۔ اسی طرح میرے دونوں ساتھیوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی حکم دیا۔ چنانچہ میں نے اپنی بیوی سے کہدیا۔ کہ تو اپنے ماں باپ کے گھر چلی جا۔ جب تک اللہ تعالےٰ میرا کچھ فیصلہ نہ کردے۔ خیر اس کے بعد دس راتیں اور گزریں۔ اور پچاس راتیں پوری ہو گئیں۔

اعلانِ معافی

پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا۔ تو ایسا محسوس ہونے لگا۔ کہ زمین باوجود کشادہ ہونے کے مجھ پر تنگ ہو گئی۔ اور میں سخت گھبرا گیا۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سُنی۔ جو ایک پہاڑی پر چڑھ کر پکار رہا تھا۔ کہ کعبؓ بن مالک خوش ہو جا۔ یہ سُنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا۔ اور مجھے یقین ہو گیا۔ کہ اب میری مشکل دُور ہو گئی۔

رسول اکرمؐ کی مُبارکباد

اس کے بعد لوگ میرے پاس اور میرے دونوں ساتھیوں کے پاس خوشخبری دینے کے لئے آنے جانے لگے۔ میں بھی خوش خوش رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ راستہ میں جوق در جوق لوگ مجھ سے ملتے۔ اور مجھے مبارکباد دیتے۔ جب میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا۔ تو آپ کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے کعبؓ! وُہ دن تجھے مبارک ہو۔ جو اُن سب دنوں سے بہتر ہے۔ جب سے تیری ماں نے تجھکو جنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ معافی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے یا آپؐ کی طرف سے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔

نتیجہ

یہ واقعہ جس کا بخاری میں تفصیل کے ساتھ ذکر آتا ہے۔ اس امر کی بیّن دلیل ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہؓ کی طرف سے دینی معاملات میں کوتاہی اور لاپرواہی ہرگز برداشت نہ کرتے تھے۔ منافق جنگ سے پیچھے رہ گئے تو آپؐ نے کچھ پروا نہ کی۔ مگر جب تین مومنوں نے الٰہی حکم کے بجا لانے میں سستی کی۔ تو ان کا مقاطعہ کر دیا گیا۔ ان سے بول چال ممنوع فرما دی۔ اور انہیں اپنی بیویوں تک سے الگ ہو جانے کا حکم دے دیا۔ اور اس ناراضگی کا ان پر ایسا اثر ہُوا۔ کہ قرآن کریم خود گواہی دیتا ہے۔ ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ کہ زمین باوجود فراخ ہونے کے ان پر تنگ ہو گئی۔ اور آپ نے انہیں اس وقت تک معاف نہ کیا۔ جب تک خدا تعالےٰ نے اُن کی معافی کا حکم نازل نہ کیا۔

اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو یہ سزا دینے کی وجہ سے سخت تکلیف اور بے چینی بھی تھی۔ اور جب خدا تعالےٰ کی طرف سے معافی کا ارشاد پہنچا۔ تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی اور مسرت سے جگمگا اٹھا۔ اور آپؐ نے اپنی زبان مبارک سے حضرت کعب کو مبارکباد دی۔ حالانکہ اس سے قبل آپ نے یہاں تک ممانعت فرما دی تھی۔ کہ کوئی مسلمان ان سے کسی قسم کی بات نہ کرے۔ اور قطعاً مونہہ نہ لگائے۔

پس حضرت کعبؓ سے ایک جلیل القدر اور مخلص صحابی ہوتے ہُوئے ایک غلطی سرزد ہوئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود ان کے مخلص ہونے کے اس غلطی کی انہیں اور دو اور صحابہؓ کو سزا دی۔ اور نہایت سخت سزا دی جسے انہوں نے صبر و استقلال اور حوصلہ سے برداشت کیا۔ اور پھر آپ ہی کی زبان مبارک سے مبارکباد حاصل کی۔ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا کوئی عقل و سمجھ رکھنے والا انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ ان صحابہؓ کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس موقعہ پر سزا ملنا باعث ہتک تھا قطعاً نہیں۔ پھر جماعت احمدیہ میں اگر کسی کو اس کی کسی غلطی کی وجہ سے گرفت ہو۔ یا کوئی سزا ملے تو اس پر غیر مبایعین کا زبانِ طعن دراز کرنا حد درجہ کی حماقت نہیں۔ تو اور کیا ہے؟

23

تقرر اُمرائے جماعتہائے احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ - اپریل ۱۹۳۸ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے:

۱- بھیرہ ضلع شاہ پور (امیر) ملک محمد حسین صاحب آف بگہ (نائب امیر) مخدوم محمد ایوب صاحب بی۔ اے۔

۲- شادی وال ضلع گجرات (امیر) مولوی عمر الدین صاحب۔

۳- بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا تبدیل ہو کر جہلم چلے گئے ہیں اس لئے یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء سے تین ماہ کے لئے حضور نے بابو غلام رسول صاحب کو عارضی طور پر امیر مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ۔ قادیان۔

فتنۂ منافقین کے متعلّق حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیشگوئی کا ظہور

اور

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہادات

۱۹ اگست۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے منافقین کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک غیر مطبوعہ پیشگوئی کا ذکر فرمایا تھا جس کا انکشاف حضور پر حال ہی میں اس طرح ہوا کہ ۱۸ اگست جبکہ حضور بعض شہادتوں کے متعلق پرانے کاغذات دیکھ رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات وکشوف کی ایک کاپی جو حضور کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی مل گئی۔ اس کاپی میں ۱۷ اگست ۱۸۹۴ء سے لے کر ۱۲ دسمبر ۱۸۹۵ء تک کے الہامات درج ہیں۔ انہی میں ۵ دسمبر ۱۸۹۴ء کی تاریخ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا یہ رؤیا درج فرمایا ہے کہ

"میں نے خواب میں دیکھا کہ اول گویا محمود کے کپڑوں کو آگ لگ گئی ہے۔ اور میں نے بجھا دی ہے۔ پھر ایک اور شخص کے آگ لگی ہے۔ اور اس کو بھی میں نے بجھا دیا ہے۔ پھر میرے کپڑوں کو آگ لگا دی ہے۔ اور میں نے اپنے اوپر پانی ڈال لیا ہے۔ اور آگ بجھ گئی ہے۔ مگر کچھ سیاہ داغ سا بازو پر نمودار ہے۔ اور خیر ہے۔ وافوض امری الی اللہ"

اس رؤیا کی تشریح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے اسی خطبہ میں فرما چکے ہیں۔ بعد نماز جمعہ حضور نے یہ کاپی موجود الوقت اصحاب میں سے ان کو دکھائی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں اور حضور کا خط پہچانتے ہیں۔ انہوں نے بالاتفاق تسلیم کیا۔ کہ یہ تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے دست مبارک کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد ان اصحاب نے اپنی تحریری شہادتیں حضور کی خدمت میں ارسال کیں۔ جو شہادتیں جس ترتیب سے موصول ہوئیں۔ اسی کے مطابق درج ذیل کیجاتی ہیں۔

میاں مدد خان صاحب کی شہادت

سیدی ومولائی طبیب روحانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خط خوب اچھی طرح سے پہچان لیا ہے۔ کیونکہ میرے پاس حضور کے دست مبارک کے رقعے ہیں۔ حضور کا باریک خط ہے۔

خاکسار۔ مدد خان انسپکٹر بیت المال

منشی کرم علی صاحب کی شہادت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کا لکھا ہوا کشف سبز کاغذ کی کاپی پر سے سنایا۔ وہ تحریر خاکسار نے بھی دیکھی۔ اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کو بخوبی پہچان سکتا ہوں۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ یہ تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کی تحریر شدہ ہے:۔ خاکسار کرم علی کاتب ریویو

میاں فضل محمد صاحب کی شہادت

بخدمت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میرے پیارے آقا! گزارش ہے۔ کہ حضور نے بروز جمعہ ایک کاپی پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات وکشوف تحریر شدہ دکھائے تھے۔ اور فرمایا تھا۔ کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے ہیں وہ یہ دیکھ کر شناخت کریں۔ کہ یہ تحریر شدہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کے ہیں۔ پس حضور وہ الفاظ جو حضور نے دکھائے تھے۔ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام (اللہ تعالےٰ کی ان پر لاکھوں رحمتیں ہوں۔) کے دست مبارک کے ہی ہیں۔ اور اسی سبز کاغذ کے ساتھ والے کاغذ پر ہیں۔ جس کاغذ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضور کے متعلق پیش از وقت ابتدائی زمانہ میں الہامی پیشگوئیاں فرمائی ہوئی ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے سب کی سب عین وقت پر پوری کیں۔ الحمد للہ۔ پس اے میرے پیارے آقا اس نور کو ان لوگوں کی پھونکیں بجھا نہیں سکتیں۔ اس نور کو جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے زمین کے چھپے ہوئے کونوں میں روشن کرکے چھوڑیگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا ہے۔ کہ اے پیارے مولا کریم تیرا ہی فضل ہے۔ کہ تو نے یہ موجودہ خلیفہ ہماری بہتری کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ پس میرے پیارے تیرے ہی آگے عاجزانہ دعا ہے۔ کہ اس موجودہ خلیفہ کی عمر دراز کر۔ اور اس کے ساتھ ہر وقت تیری نصرت ہو۔ اور اس کے دشمنوں کو ہماری زندگی میں ہی نیست ونابود کر اور اس کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دے آمین اے میرے قادر خدا! تو ایسا ہی کر آمین

خاکسار فضل محمد دکاندار محلہ دار الفضل

سید فاضل شاہ صاحب کی شہادت

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ جمعہ کے خطبہ مورخہ ۱۹ اگست ۳۸ء میں حضور نے جو الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سبز کاغذ کی کاپی سے بیان فرمائے تھے بعد جمعہ وہ کاپی میں نے دیکھی۔ میں حلفیہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر تھی۔ میری بیعت ۱۹۰۳ء کی ہے۔ اور میں حضرت صاحب کی تحریر کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔

فاضل شاہ موضع پنجوڑیاں۔ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات حال دار قادیان

منشی سکندر علی صاحب کی شہادت

بحضور فیض گنجور سیدنا ومرشدنا حضرت امیر المومنین سلمکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

عرض ہے کہ کل خطبہ جمعہ میں حضور نے جو کشف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سنایا تھا کہ محمود کے کپڑوں کو آگ لگ گئی اور جو سبز کاپی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ خط بچشم خود دیکھا۔ اور میں نے پہچانا کہ واقعی وہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک کا لکھا ہوا تھا۔ میں حضرت اقدس کا خط خوب پہچانتا ہوں۔ خواہ کتنے خطوں میں ملا کر رکھا جائے۔

خاکسار سکندر علی مہاجر سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ساکن بھینی بانگر

چوہدری برکت علی خانصاحب کی شہادت

بخدمت مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی موعود خلیفہ مسیح موعود وفضل عمر ایدہ اللہ نے ۱۹ اگست ۱۹۳۸ء کو جو سبز کاغذوں والی کاپی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دکھائی تھی۔ اور اس میں جو الہام درج تھے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے قلم مبارک سے لکھے ہوئے تھے۔ چونکہ میں حضور کے دستخط مبارک کو شناخت کرتا ہوں۔ اس لئے میں پورے زور سے گواہی دیتا ہوں۔ کہ اس کاپی میں الہام حضور کے اپنے قلم مبارک کے لکھے ہوئے ہیں:۔ خاکسار برکت علی آڈیٹر وفنانشل سکرٹری تحریک جدید

سردار کرم داد صاحب کی شہادت

بعالیخدمت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذارش ہے کہ جو حضور نے سبز کاپی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر دکھائی تھی وہ میں نے بھی دیکھی ہے۔ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر ہے۔

خاکسار کرم داد پنشنر محلہ دار الفضل

باغ محمد صاحب کی شہادت

حضرت اقدس کی تحریر جو بعد نماز جمعہ حضور نے دکھائی تھی۔ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لکھی ہوئی ہے۔

خاکسار باغ محمد از شاہ پور امرگڑھ

میاں دین محمد صاحب کی شہادت

بحضور فیض گنجور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذارش ہے کہ جمعہ کے روز جو حضور نے سبز کاپی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں والی دکھائی ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ وہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی ہیں۔

خاکسار دین محمد احمدی دھوبی۔ قادیان محلہ دار البرکات

مستری فضل الٰہی صاحب کی شہادت

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ جو سبز کاپی سے جمعہ کے روز بتاریخ ۱۹ ر اگست ۱۹۳۸ء حضور نے کپڑوں کو آگ لگنے والا واقعہ پڑھکر سنایا تھا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خط پہچاننے والوں کو بلاکر اس کاپی کی تحریر دکھائی تھی وہ خاکسار نے دیکھی تھی۔ خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خط پہچانتا ہے۔ اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ عرض کرتا ہے کہ وہ تحریر جو کاپی مذکور میں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی تھی۔

خاکسار مستری فضل الٰہی سکنہ قادرآباد متصل قادیان

سید حسن شاہ صاحب کی شہادت

حضرت امامنا ومرشدنا سلمہ اللہ تعالےٰ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور نے جو تحریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعد از نماز جمعہ دکھائی تھی۔ وہ واقعی حضور مسیح موعود علیہ السلام کی ہے۔

خاکسار سید حسن شاہ احمدی موضع مدینہ ضلع گجرات حال مہاجر قادیان

میاں محمد دین صاحب کی شہادت

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شہادت باقرار صالح آج واقعہ ۱۹ ر اگست ۱۹۳۸ء مطابق ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ بروز جمعہ حضور نے خطبہ جمعہ مسجد اقصیٰ واقعہ قادیان دار الامن والامان میں ۲ بجے سے ۳½ بجے تک بعد تشہد و تلاوت سورہ فاتحہ پڑھا۔ اور حضور نے ایک کاپی سبز رنگ کے کاغذوں کی دکھلائی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے قلم کے لکھے ہوئے الہامات (وسط ماہ اگست ۱۸۹۴ء سے اوائل دسمبر ۱۸۹۴ء تک کے) موجود ہیں۔ کاپی مبارکہ و متبرکہ کو میں نے بچشم خود مسجد اقصیٰ میں (دیگر مجمع شناسار خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و زائرین خط کے ساتھ) دیکھا۔ میری بیعت ۱۸۹۴ء کی ہے۔ اور انجام آتھم کے ضمیمہ میں ۳۱۳ کے فہرست میں میرا نام نمبر ۲۳ پر درج ہے۔ میں حضرت مسیح موعود کے خط کو خوب شناخت کرتا ہوں۔ عینک لگاکر میں نے کاپی کو دیکھا ہے۔ میں باقرار صالح شہادت دیتا ہوں۔ کہ کاپی متذکرہ بالا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔

خاکسار محمد دین سابق پٹواری بلانی ضلع گجرات

قاضی نور محمد صاحب کی شہادت

بحضور سیدنا ومرشدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر مبارک کو اچھی طرح شناخت کرسکتا ہے۔ ۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۵ء تک حضور کی تحریرات کو منشی کرم علی صاحب کاتب کے پاس دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا تھا۔

ایک دفعہ خود حضور انور نے جبکہ حضور مسجد مبارک کے پاس کی کوٹھڑی میں تشریف فرما تھے۔ خاکسار کے ہاتھ ایک مضمون کا مسودہ کاتب کے پاس بھیجا تھا۔

آج جو تحریر یعنی کشف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آپ نے دکھایا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اپنے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے خاکسار اس کی شرح صدر سے تصدیق کرتا ہے۔

حضور کا ادنیٰ ترین خادم خاکسار قاضی نور محمد قادیان

ملک حسن محمد صاحب کی شہادت

سیدنا و امامنا و مطاعنا

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور نے جو کاپی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جمعہ کے روز دکھائی تھی۔ وہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے مبارک ہاتھوں کی لکھی ہوئی ہے۔ خاکسار حضرت اقدس کی تحریر کو اچھی طرح شناخت کرتا ہے

خاکسار حضور کا ادنیٰ خادم ملک حسن محمد احمدی۔ قادیان

میاں عبد الخالق صاحب کی شہادت

بحضور مرشدنا وسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۹ ر اگست ۱۹۳۸ء کو بعد نماز جمعہ حضور انور نے سبز کاپی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو رویا دکھایا۔ اس کے متعلق میں حلفاً اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر عرض کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا رویا ہے۔

تابعدار عبد الخالق مہتمم مہمانخانہ قادیان

مولوی عطا محمد صاحب کی شہادت

بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور نے جو تحریر جمعہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دکھائی تھی جس میں کشوف والہامات درج تھے میں بھی اس کو پہچانتا ہوں۔ واقعی وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کی تحریر ہے۔

مجھے حضور کی لائبریری میں کام کرنے کے عرصہ میں بہت سے مسودات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کے لکھے ہوئے دیکھنے کا موقعہ ملا تھا یہ خط بھی ان کے ساتھ ملتا تھا۔ اس لئے میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ خط بھی حضور علیہ السلام کا ہی ہے۔

خاکسار عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سید بہاول شاہ صاحب کی شہادت

میرے پیارے آقا پیشوا و رہنما خلیفۃ المسیح موعود السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض آنکہ بروز جمعہ بعد نماز ایک کاپی حضور مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک کی لکھی ہوئی دیکھی جو آپ کے دست مبارک میں تھی میں حضور کے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستخط کو پہچانتا ہوں۔ اور خدا کو حاضر و ناظر جانکر شہادت دیتا ہوں کہ یہ انہی کے دستخط ہیں۔ اور حضور مسیح موعود علیہ السّلام کے ہی دست مبارک کی لکھی ہوئی کاپی ہے

حضور کا خادم خاکسار سید بہاول شاہ مہاجر محلہ دار البرکات قادیان

میاں نظام الدین صاحب کی شہادت

میرے آقا میرے ہادی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ وہ تحریر جو حضور نے ۱۹ ر اگست جمعہ کے خطبہ اور نماز کے بعد لوگوں کو دکھائی اور پوچھا کہ جس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خط کو دیکھا ہوا ہے وہ شہادت دے کہ یہ تحریر حضرت اقدس کی ہے کہ نہیں سو میں سچے دل سے شہادت دیتا ہوں کہ یہ تحریر بالکل حضرت اقدس کی تحریر ہے کیونکہ میں نے حضور کے خط بہت دفعہ دیکھے ہوئے ہیں۔

خاکسار نظام الدین ٹیلر

ماسٹر مولا بخش صاحب کی شہادت

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مَیں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ حضور نے جو تحریر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پرانی کاپی پر سے مورخہ ۱۹ ۸/۳۸ کو بروز جمعہ بعد نماز جمعہ دکھائی تھی۔ میں اس تحریر کو اچھی طرح سے شناخت کرتا ہوں۔ کہ وہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے دست مبارک سے لکھی ہوئی تھی۔

خاکسار: ماسٹر مولا بخش ریٹائرڈ احمدیہ سکول قادیان

میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔
خاکسار: غلام رسول افغان

چودھری امیر محمد صاحب کی شہادت

مورخہ ۱۹ ۸/۳۸ کو خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب بیان فرمائی اور بعد نماز جمعہ اس خواب کے متعلق جو حضور کی تحریر دکھائی وہ حضور علیہ السلام کے دستِ مبارک کی تحریر تھی۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستخط کو پہچانتا ہوں۔ حضور کی ایک تحریر بھی میرے پاس محفوظ ہے۔

امیر محمد خان اسسٹنٹ اڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

قاضی عبد اللہ صاحب کی شہادت

سیدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض عندالشت آنکہ ۱۹ اگست بعد نماز جمعہ جو تحریر سبز کاغذ کی کاپی پر لکھی ہوئی دیکھی گئی اس کو میں پہچانتا ہوں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی دستخطی ہے۔ میں اس کی شہادت تحریراً پیش خدمت کرتا ہوں۔

خاکسار: قاضی عبد اللہ ولد قاضی ضیاء اللہ صاحب مرحوم

میر مہدی حسین صاحب کی شہادت

واقعہ ۱۹ اگست ۱۹۳۸ء کو بوقت جمعہ جو تحریر سبز کاغذ پر مجھے دکھلائی گئی۔ وہ حضرت اقدس علیہ السلام مسیح موعود کی معلوم ہوتی تھی۔

خاکسار: خادم المسیح۔ مہدی حسین

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی شہادت

وہ تحریر جو مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۳۸ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دکھائی تھی جو سبز رنگ کے کاغذ پر تھی۔ وہ میری شناخت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی تحریر ہے۔ خاکسار: حشمت اللہ (ڈاکٹر)

لالہ موسیٰ میں جماعت احمدیہ کے کامیاب مناظرے

۲۴ ستمبر لالہ موسیٰ میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مسئلہ اجرائے نبوت پر مباحثہ ہوا۔ پہلے مناظرہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مناظر مولوی محمد سلیم صاحب فاضل اور صدر مولوی غلام احمد صاحب ارشد تھے۔ احمدی مناظر نے قرآن و حدیث سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت میں سولہ دلائل پیش کئے۔ جو کہ پبلک اور مد مقابل علماء پر اثر انداز ہوئے۔ مخالف مناظر مولوی ظہور احمد صاحب نے تردیدی تقریر میں سوائے استہزاء اور ٹھٹھے کے معقول طور پر دلائل قرآنیہ و حدیثیہ کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور کوشش کی کہ کسی طرح پبلک میں اشتعال پیدا کر کے اس اثر کو زائل کیا جائے۔ اس نے ڈاکٹر عبد الحکیم مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ عبد اللہ آتھم اور محمدی بیگم والی پیشگوئیوں پر اعتراضات کئے جن کے فاضل مناظر نے تسلی بخش جواب دیئے۔ ایک بات جو کہ آخر تک مخالف مناظر کہتے چلے گئے۔ وہ یہ تھی۔ کہ اپنے بزرگوں کے متعلق سخت توہین آمیز الفاظ استعمال کرتے رہے۔ مثلاً یہ کہ ایرا غیرا نتھو خیرا۔ ہم کسی کی بات نہیں سن سکتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو نہیں مانتے۔

دوسرا مناظرہ اڑھائی بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ جس میں ہماری طرف سے مناظر جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر اور صدر مولوی محمد سلیم صاحب تھے۔ مد مقابل کی طرف سے مناظر مولوی محمد شفیع صاحب تھے۔ ان کے مناظر نے جو دلائل دیئے ہمارے فاضل نے ان کے تسلی بخش جواب دیئے۔ اور زبردست اعتراضات کئے۔ جن کے آخر تک مد مقابل جواب نہ دے سکا۔ اور ہر دفعہ شور ڈلوا کر ہمارے مناظر کی تقریر کا اثر زائل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے منفرد پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور کئی لوگوں سے سنا گیا۔ کہ ہمارے مولویوں کے پاس سوائے تمسخر ٹھٹھے اور مخول کے اور کچھ نہیں ہے اور یہ بھی کہتے کہ ہمارے مناظر خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ان کے پاس کچھ نہیں۔

دوسرے دن صبح سوا نو بجے حیات مسیح کے مسئلہ پر مناظرہ شروع ہوا جس کے مدعی غیر احمدی تھے۔ ان کی طرف سے مناظر نے آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ اور آخر تک یہی کہتے چلے گئے۔ کہ مرزا صاحب نے پہلے حیات مسیح کا عقیدہ پیش کیا ہے جس کے ہمارے فاضل مناظر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی نے تسلی بخش جوابات دیئے۔

اس دن دوسرا مناظرہ اڑھائی بجے بعد دوپہر وفات مسیح علیہ السلام پر شروع ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب مناظر تھے۔ جنہوں نے ۱۴ دلائل قرآن و حدیث سے وفات مسیح کے ثبوت میں پیش کئے۔ جس کا اثر پبلک پر نمایاں طور پر نظر آ رہا تھا مخالف مناظر آخر تک یہی کہتا چلا گیا۔ کہ مرزا صاحب نے خود پہلے عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ پیش کیا ہے اور استہزاء کر کے شور ڈلواتا رہا۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آخری مناظرہ بہت شاندار طور پر کامیاب ہوا۔ انہوں نے اپنی شکست پر پردہ ڈالنے کے لئے آخر میں کسی غیر احمدی کو کھڑا کر دیا۔ کہ تم کہو۔ میں احمدیت سے توبہ کرتا ہوں۔ اور اس نے اعلان کر دیا۔ حالانکہ نہ وہ احمدی تھا۔ نہ اس نے بیعت کی۔

حکیم محمد قاسم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ

جمشید پور میں تبلیغی جلسہ

۲۵ ستمبر محلہ کدما میں برمکان جناب بشیر احمد صاحب چغتائی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جمشید پور رات کے ۸½ بجے زیر صدارت صاحب ممدوح ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اپنے احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی سکھ۔ اور ہندو بھی شامل ہوتے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد۔ مولوی محمد حنیف صاحب نے ایک گھنٹہ تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر علامات آخری زمانہ بتا کر اردو میں تقریر کی۔ پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ٹریکٹ "وہی ہمارا کرشن" اردو میں پڑھ کر سنایا۔ دونو مضامین کو حاضرین نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ آخر میں جناب پریذیڈنٹ صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کر کے جلسہ ختم کیا۔

خاکسار: سید حسام الدین احمد احمدی وائس پریذیڈنٹ

اعلان نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے ہمیں حسب ذیل اعلان بغرض اشاعت موصول ہوا ہے۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء سے پوری طرح دہلی ہو کر روڑی دخام کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے

منیر ہاکی ٹورنامنٹ ۱۹۳۸ء کی رپورٹ

۳ راکتوبر۔ فائنل میچ کے بعد جس میں احمدیہ سپورٹس کلب قادیان نے خلیل روورز کلب لاہور کو شکست دی۔ منیر ہاکی ٹورنامنٹ کا جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ جلسہ کے صدر حضرت میاں شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت تھے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی نے ٹورنامنٹ کے متعلق رپورٹ پڑھی اور حضرت میاں صاحب موصوف نے انعامات تقسیم فرمانے کے بعد ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔

سیکرٹری صاحب کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔

منیر ہاکی ٹورنامنٹ جو صاحبزادہ میاں منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے زیر اہتمام تین سال سے ہو رہا ہے۔ امسال ۳۰ ستمبر سے شروع ہو کر ۳ راکتوبر کو بخیر و خوبی ختم ہوا۔ پہلے سال جبکہ آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ احمدیہ سپورٹس کلب قادیان فاتح تھا۔ اس کے بعد گذشتہ سال تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ایم۔ اے مشن ہائی سکول دھاریوال۔ بٹالہ ہاکی کلب۔ روورز کلب لاہور۔ ایم۔ اے۔ او کالج امرت سر احمدیہ یونین کلب اور احمدیہ سپورٹس کلب کی ٹیمیں شامل ہوئیں۔ سکولوں کے مقابلہ میں دھاریوال سکول ٹیم فاتح اور کلبوں کے مقابلہ میں۔ ایم۔ اے۔ او کالج امرت سر اور احمدیہ سپورٹس کلب کی ٹیمیں علی الترتیب Runners-up اور فاتح رہیں۔ امسال چونکہ ٹورنامنٹ تعطیلات کے معاً بعد شروع کرنا پڑا۔

اس لئے اب کے صرف ینگ ہاکس قادیان۔ احمدیہ سپورٹس کلب A-B بٹالہ ہاکی کلب۔ سیالکوٹ ہاکی کلب۔ اور خلیل روورز ہاکی کلب لاہور ہی شامل ہو سکیں۔ شامل ہونے والی ٹیموں میں امسال پھر احمدیہ سپورٹس کلب قادیان فاتح قرار پائی۔ اگر یہی کلب آئندہ سال بھی کامیاب رہا۔ تو تین سالہ چیلنج کپ اس کی ملکیت ہو جائے گا۔

اس دفعہ Runners-up کا چیلنج کپ جو اسی سال سے شروع ہوگا خلیل روورز کلب لاہور کے حصہ آیا ہے۔ امسال ٹورنامنٹ کے جتنے میچز کھیلے گئے ان میں سے سب سے زیادہ دلچسپ مقابلہ سیالکوٹ اور قادیان کلبز کے درمیان ہوا۔ سیالکوٹ ٹیم کے کھلاڑی تین دن تک احمدیہ سپورٹس کلب کا جان توڑ مقابلہ کرتے رہے۔ اور تیسری مرتبہ ایک گول پر انہیں شکست ہوئی۔ سیالکوٹ ٹیم کا Combination بہترین متصور ہوا اور احمدیہ سپورٹس کلب کو اپنے کھلاڑیوں کی جرأت اور ہمت کے طفیل کامیابی حاصل ہوئی۔ دو سکولوں کی ٹیمیں چونکہ شمولیت کا ارادہ کرنے کے باوجود مقابلہ پر نہ آئیں۔ اس لئے اس سلسلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم بغیر مقابلہ کامیاب قرار پائی۔

ٹورنامنٹ کا انتظام ایک سب کمیٹی کے سپرد تھا۔ جس کے صدر ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے اور دیگر ممبران صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس سی بی۔ ٹی وائس پریذیڈنٹ صوفی غلام محمد صاحب۔ بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی میاں منیر احمد صاحب۔ چودھری قمر الدین صاحب جائنٹ سکرٹری اور خاکسار تھے ٹیموں کے قیام و طعام کے انتظام کے سلسلہ میں جو کچھ ۔۔ٹ سے بن پڑا وہ بھی جناب چودھری سر ظفر اللہ خاں صاحب۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب۔ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ غلام محمد صاحب اختر سٹاف آف ڈولا۔ سید عبد الحی صاحب آف منصوری اور بعض اداروں کے افسروں بالخصوص حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت۔ اور جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر کی توجہ اور حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے۔ ٹورنامنٹ کمیٹی ان تمام مخیر بزرگوں کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ انعامات کی فہرست پیش کرنے سے پیشتر مجھے سب کمیٹی اور جملہ کھلاڑیوں کی طرف سے جناب کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے کہ باوجود گوناگوں مصروفیتوں کے جناب نے اس وقت تشریف لا کر انعامات تقسیم فرمانے کی زحمت گوارا فرمائی۔

محمد ابراہیم بی۔ اے سکرٹری منیر ہاکی ٹورنامنٹ قادیان

ونجواں میں دیہات سدھار انجمن کا قیام

جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ کا شکریہ

۲۳ ستمبر کو بعد نماز جمعہ اہالیان موضع جس میں ونجواں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کا جلسہ زیر صدارت چوہدری نقیر محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ونجواں ہوا جس میں خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور دیہات سدھار انجمن قائم کرنے کی تحریک کرتے ہوئے حاضرین کو اس انجمن کے مقاصد اور اغراض سے آگاہ کیا۔ زاں بعد اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے اور رائے عامہ معلوم کرنے کیلئے ۳۰ ستمبر پر ملتوی کیا گیا۔ اسدن اس مفید تحریک میں شامل ہونے کیلئے ۷۰ افراد نے اپنے آپکو پیش کیا جن کے نام اور ضروری کوائف ایک رجسٹر میں درج کر لئے گئے ہیں بعد میں انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش ہو کر منظور کی گئیں

۱۔ یہ جلسہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ وہ اس انجمن کے قائم کرنے میں محرک ہوئے۔ اگر جناب چوہدری صاحب موصوف اور افسران متعلقہ کی توجہ ہماری طرف رہی۔ تو امید ہے کہ یہ انجمن کافی ترقی کرے گی۔

۲۔ اس کارروائی کی نقول جناب کمشنر صاحب بہادر دیہات سدھار پنجاب لاہور۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور۔ جناب سکرٹری صاحب ادرل کمیونٹی گورداسپور جناب ہیلتھ افسر صاحب گورداسپور جناب اے۔ ڈی آئی صاحب مدارس سب ڈویژن بٹالہ۔ جناب انسپکٹر صاحب انجمہائے امداد باہمی علقہ بٹالہ۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔ اخبار الفضل قادیان اور رسالہ پیغام اصلاح گورداسپور کو بھیجی جائیں۔

خاکسار محمد رمضان انڈر مدرس سکرٹری انجمن دیہات سدھار ونجواں

25

جماعت احمدیہ وزیر آباد کے جلسے میں مخالفین کی شرانگیزی

مقامی پولیس کا جانبدارانہ رویہ

حافظ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل کے یہاں آنے پر ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء کو تبلیغی اجلاس منعقد کرنے کا بذریعہ منادی و پوسٹر شہر میں اعلان کیا گیا۔ ۱۳ تاریخ کو ایک احمدی دوست کی دوکان پر سٹیج لگایا گیا۔ حافظ صاحب کی تقریر وفات مسیح علیہ السلام کے مضمون پر ابھی شروع ہوئی ہی تھی کہ مولوی عبد الغفور صاحب امام جامع مسجد معہ اپنی پارٹی کے نعرے لگاتے ہوئے آ گئے۔ اور بالمقابل سٹیج لگا کر اعلان کر دیا۔ کہ یا تو ابھی بلاشرائط مناظرہ کرو۔ ورنہ ہم تقریر نہیں ہونے دیں گے۔ صاحب صدر کے توجہ دلانے کے باوجود کہ جلسہ ہمارا ہے اور آپ لوگوں کو یہاں تقریر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے عبد الکریم احراری کو کھڑا کر دیا۔ جو ایک نہایت دل آزار گندی ضبط شدہ نظم پڑھنے لگ گیا۔ مولوی عبد الغفور نے لوگوں کو اشتعال دلانا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ شیخ محمد شفیع اور شیخ عبید اللہ نے لوگوں کو نامعقول حرکات پر اکسایا۔ اس پر ان کی پارٹی نے وہ خلاف انسانیت نمونہ دکھایا۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ بھی ان کی بدتہذیبی پر ماتم کرنے لگے۔ صاحب صدر نے یہ دیکھ کر کہ یہ لوگ فساد پر آمادہ ہیں۔ صورت حالات سے مقامی پولیس کو اطلاع دی اور سب انسپکٹر صاحب پولیس سے درخواست کی گئی۔ کہ ہمارے جلسہ میں شور ڈالنے اور مخل ہونے والوں کا انتظام کریں۔ لیکن انہوں نے کہہ دیا۔ کہ پولیس کوئی انتظام نہیں کر سکتی اور صدر جلسہ کو حکم دیا کہ جلسہ بند کر دیں ورنہ اگر فساد ہو گیا تو ہم ذمہ دار نہ ہونگے۔ سب انسپکٹر پولیس کا یہ رویہ دیکھ کر صاحب صدر نے جلسہ برخاست کرنے کا اعلان کر دیا۔ لیکن ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب ہمارے چلے آنے کے بعد اسی جگہ پر غیر احمدی مولوی عبد الغفور وغیرہ دیر تک تقریر کرتے اور بدزبانی سے کام لیتے رہے۔ مگر پولیس نے ان کے جلسہ کو بند نہ کرایا۔

۱۴ ستمبر کو معززین جماعت ایک درخواست لے کر گئے۔ کہ آج کے جلسہ کا انتظام کیا جائے۔ مگر محرر تھانہ نے بلا مطالعہ کئے درخواست کو ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا کہ آپ کو جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ تم نے اگر بازار میں جلسہ کیا تو تم کو گرفتار کر لیں گے۔ ہماری درخواست کو روزنامچہ میں درج کرنے سے بھی انکار کر دیا گیا۔ ہم درخواست لے کر تھانیدار صاحب کے مکان پر گئے۔ تو انہوں نے زبانی وعدہ امن قائم رکھنے کا کیا۔ مگر مخالفین کو بھی ہمارے جلسہ کے بالکل متصل الگ جلسہ کرنے کی اجازت دے کر ایک رنگ میں فساد کا امکان پیدا کر دیا۔

رات کو ہمارا جلسہ سابقہ جگہ پر اور غیر احمدیوں کا جلسہ چند قدم کے فاصلہ پر منعقد ہوا۔ تقاریر کے دوران میں مخالفین برابر شور وغل کرتے نعرے لگاتے۔ آوازے کستے۔ سیٹیاں بجاتے مختلف جانوروں کی بولیاں بولتے اور کئی قسم کی خلاف انسانیت حرکات کرتے رہے۔ مگر پولیس والوں نے باوجود زبانی وعدہ کرنے کے قیام امن کا کوئی انتظام نہ کیا۔

تیسرے روز ہم نے مسجد احمدیہ کے سامنے بازار میں جلسہ کرنے کا اعلان کیا۔ لیکن مفسدین وہاں بھی آ گئے۔ پہلے تو احمدیوں پر خشت باری کی۔ بعد ازاں سٹیج کی کرسیاں اور میز وغیرہ چھین کر لے گئے جو بمشکل چھڑا کر واپس لائی گئیں۔ احمدیوں کو سخت گندی گالیاں دی گئیں۔ لیکن پولیس بالکل خاموش رہی اور یہ معلوم ہونے پر کہ یہ سب کچھ پولیس کی شہ پر ہو رہا ہے۔ ہم نے اپنا جلسہ بطور پروٹسٹ ملتوی کر دیا۔ غیر احمدی مولوی نے دل کھول کر بدزبانی کی۔ پبلک کو احمدیوں کا مکمل بائیکاٹ اور سخت مخالفت کرنے کی تحریک کی۔ مولوی عبد الغفور نے علی الاعلان کہا کہ احمدیوں کے جلسوں کو ہر جائز و ناجائز طریقے اختیار کر کے روک دو۔ ان کے جلسوں میں لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے مسلح ہو کر گھس جاؤ۔ ان کو اتنا تنگ کرو کہ شہر چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں۔ منظم ہو کر ان کی مخالفت میں حصہ لو۔ عبد الکریم احراری نے ایک نہایت گندی دلآزار پنجابی نظم پڑھی۔

اگلے دن چوہدری عزیز اللہ صاحب وکیل امیر جماعت نے تھانیدار صاحب کو ایک رجسٹرڈ چٹھی ارسال کی۔ جس میں لکھا کہ چونکہ ہمارے ہر سہ اجلاس کو لوگوں نے خراب کیا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ ۱۸ ستمبر کو پھر اپنے اجلاس مسجد احمدیہ کے سامنے کرے گی آپ انتظام کریں۔ لیکن اگر آپ انتظام نہیں کر سکتے یا کسی وجہ سے کرنا مناسب نہیں سمجھتے تو اطلاع دیں تاکہ ہم اپنا انتظام خود کریں۔ اس چٹھی کا کوئی جواب پولیس والوں کی طرف سے موصول نہ ہوا۔ ۱۸ تاریخ کو بذریعہ منادی اعلان جلسہ کیا گیا۔ اس دن بھی غیر احمدیوں نے ہمارے جلسہ کے عین متصل اپنا جلسہ منعقد کر دیا۔ حافظ مبارک احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ ان کی تقریر کے دوران میں اگرچہ شور وغل ہوتا رہا۔ لیکن انہوں نے اپنی تقریر جاری رکھی۔ کہ دفعتاً اسٹیج کے قریب کوئی آتش گیر مادہ زور سے آ کر پھٹا۔ اور پھر اس کے معاً بعد دوسری بار عین سٹیج پر زور کا دھماکا ہؤا۔ اور کسی آتشگیر مادہ کے پھٹنے سے سٹیج پر دھوآں ہی دھوآں ہو گیا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ کوئی نقصان نہیں ہؤا۔

جماعت احمدیہ نے پولیس کے افسران کو تمام واقعات سے اطلاع دیتے ہوئے درخواست کی۔ کہ مقامی پولیس کے اس رویہ کے خلاف کارروائی کی جائے۔ چنانچہ ۲۴ ستمبر کو ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس گوجرانوالہ یہاں تشریف لائے۔ اور فریقین کے بیانات لئے مقامی پولیس نے اپنی صفائی میں اسی مفسد گروہ کے افراد کو بطور گواہ پیش کیا جس میں انہوں نے کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے تمام واقعات کو غلط رنگ میں پیش کیا۔ اور اپنے ننگ شرافت طریق عمل سے انکار کیا امید ہے۔ کہ افسران بالا مقامی پولیس کے متعلق ضروری کارروائی کریں گے

(نامہ نگار)

ایک مفید تجویز

جس طرح خالصہ کالج امرتسر کے ساتھ ایک کلاس جے۔ وی (ورنا کلر) کی کھلی ہوتی ہے جس سے سکھ صاحبان کامیابی کا سرٹیفکیٹ حاصل کر کے مختلف اضلاع کے ڈسٹرکٹ بورڈ سکولز میں تعینات ہوتے ہیں اسی طرح ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ ایک کلاس اگر جے وی کی پچیس ۲۵ تیس ۳۰ طلباء پر مشتمل کھول دی جاتے۔ تو احمدی نوجوان بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ داخلہ کے علاوہ مناسب فیس بھی رکھی جا سکتی ہے۔ جو دوست اس تجویز کے متعلق کسی قسم کی واقفیت رکھتے ہوں وہ اس پر روشنی ڈالیں۔ احقر۔ غلام حسین

اعلان نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے حسب ذیل اعلان بغرض اشاعت موصول ہوا ہے یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بعض سٹیشنوں سے مرار رو ڈنگ اچھی طرح دبی ہوئی روئی دخام کے ارسال کے لئے خاص شرحیں جاری کی گئی ہیں۔ یہ شرحیں معمولی شرحوں سے ۲۰ فیصدی کم ہیں۔ ان شرحوں کا اطلاق ریلوے کی ذمہ واری پر ہوگا۔ اور اس میں کم سے کم وزن کی کوئی شرط نہ ہوگی۔ مزید تفصیلات جنرل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے سے دریافت کی جاسکتی ہیں۔

ارادی

ایک عرصہ سے یہ دوا خون کی کمی۔ کمزوری سے دم پھولنا چکر آنا۔ دل دھڑکنا۔ بدن کا بےحس ہوجانا۔ کام سے نفرت کسی وجہ سے طاقت کا گھٹ جانا۔ حتیٰ کہ اعضا جواب دے چکے ہوں ضعف جگر۔ ضعف معدہ ضعف دماغ بے خوابی۔ بدخوابی کمی بھوک کے لئے استعمال ہورہی ہے۔ نوسے فیصدی احباب نے تعریف کی ہے۔ قیمت ایک اونس ۱۲؎ محصولڈاک علاوہ۔ **ایم ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان**

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہاضم کرسکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اسکو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کردے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنادے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲ عہ)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دوا خانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

اٹھرا کا کامل اور مجرب ترین علاج

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب سے طلب فرمائیں۔ ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم شاہی طبیب کا ہے۔ حمل گر جانا۔ بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ یہ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین حیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبدالرحمٰن کاغانی نے سنہ ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظم اس دواخانہ رحمانی میں تیار رہتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت خریدنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک ملیں گی۔ **مینیجر عبدالقدیر کاغانی قادیان**

قادیان میں ایک نہایت باموقعہ مکان رہن ملتا ہے

مجھے اپنے ایک پختہ اور فراخ مکان واقعہ محلہ دار الفضل کے رہن کرنے کی ضرورت پیش آگئی ہے۔ مکان محلہ دار الفضل میں ہے اور دو منزلہ ہے۔ اور ایسی صورت میں بنا ہوا ہے۔ کہ حسب ضرورت اس میں چار مختلف گھر آباد ہوسکتے ہیں۔ لیکن اگر بڑا کنبہ ہو۔ تو ایک کنبہ کے استعمال میں بھی آسکتا ہے۔ مکان دو منزلہ ہے جس میں اندر اور باہر دونوں طرف سے سیڑھیاں چڑھتی ہیں۔ پانی کا انتظام بھی موجود ہے۔ تعداد رہائشی کمروں کی آٹھ ہے۔ اور دیگر ضروریات انکے علاوہ ہیں۔ میں اس مکان کو اسوقت اپنی ایک ضرورت کیلئے بارہ صد روپیہ میں رہن کرنا چاہتا ہوں۔ خواہشمند احباب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ذریعہ تسلی کرکے سودا کرسکتے ہیں۔ مکان کے کرایہ کی حیثیت کم ازکم دس روپیہ ماہوار ہے۔

خاکسار عطاء اللہ خان دار الفضل قادیان

(دوائی اٹھرا)

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہوکر فوت ہوجاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہچکی۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چہالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہوجانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ وتباہ کردیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۸۹۸ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر **حکیم نظام جان** شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بیت المقدس ۳ اکتوبر۔ کل شب ایک سو عربوں کے گروہ نے طائبریس پر حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے ۲۱ یہودی ہلاک ہوئے۔ حملہ آوروں نے سرکاری عمارتوں اور عام مکانوں کو آگ لگادی۔ واپسی پر ایک فوجی دستہ سے تصادم کے نتیجہ میں ان میں سے ۴ ہلاک اور تین گرفتار ہو گئے۔

ٹوکیو ۳ اکتوبر۔ جاپان کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ اگر کسی ملک نے ہمارے خلاف تعزیری پابندیاں عائد کی گئیں۔ تو ہمیں معلوم ہے کہ ایسے ملک کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔

لنڈن ۳ اکتوبر۔ پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے چیکوسلواکیہ کو ایک کروڑ پونڈ قرض دیا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنا اقتصادی اور تجارتی خسارہ پورا کر سکے۔ معاہدہ میونخ کے رو سے چیکوں کو یہ اجازت بھی نہیں ہو گی۔ کہ سوڈٹین علاقہ سے اپنی کوئی چیز ساتھ لے جاسکیں۔ یا اس کا معاوضہ طلب کر سکیں۔ اندازہ ہے کہ منقولہ جائداد کی وجہ سے چیکوں کو دو کروڑ پونڈ کا نقصان ہو گا۔

لنڈن ۳ اکتوبر۔ عراق کے وزیر خارجہ آج یہاں آئے ہیں۔ تاکہ مشرق قریب کے مسئلہ میں وزراء سے برطانیہ سے مبادلہ افکار کریں۔

جوہنسبرگ (بذریعہ ڈاک) جنوب مغربی افریقہ یونین کی اسمبلی کے ایک ذمہ دار ممبر نے یہ انکشاف کیا ہے کہ افریقہ کے جرمن باشندوں کو مشترکہ سیاسی محاذ پر جمع کرنے کی زبردست کوشش کی جا رہی ہے۔ نازی جاسوسوں کا جال اس علاقہ میں پھیلا ہوا ہے اور عنقریب یہاں بھی چیکوسلواکیہ کے سوڈٹین علاقہ سے ملتا جلتا کوئی جھگڑا کھڑا کر کے ہٹلر کی طرف سے نو آبادیات کی واپسی کا مطالبہ کیا جائے گا۔

دہلی ۳ اکتوبر۔ کانگرس کے متعلق وزراء کی کانفرنس آج یہاں ختم ہو گئی۔ اس نے متفقہ طور پر یہ تجویز کی ہے کہ ہندوستان میں ہر قسم کی مشینری اوزار۔ موٹر کاریں۔ موٹر بوٹ۔ بجلی کا سامان۔ دھاتوں کا کام اور خانگی صنعتوں سے متعلقہ سامان تیار کرنے کا انتظام جلد از جلد کیا جائے۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک سب کمیٹی بھی مقرر کی گئی ہے۔ جو چار ماہ تک اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

لنڈن ۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ قضیہ چیکوسلواکیہ کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کو احتیاطی تدابیر اور ہنگامی ضروریات پر چار کروڑ پونڈ صرف کرنے پڑے ہیں۔

پٹیالہ ۳ اکتوبر۔ آج دسہرہ کے دربار کی تقریب پر مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی نیز مفروریں کی معافی کے علاوہ ایک سو ایک عام قیدیوں کی رہائی کا اعلان کیا۔ نیز کہا کہ مقامی حالات اور ضروریات سے آگاہ ہونے کے لئے آپ ریاست کا تفصیلی دورہ کریں گے۔ ایک تحصیل میں ۲۶ فیصدی مالیہ میں تخفیف اور ۳۰ ہزار واجب الوصول مالیہ کی معافی کا اعلان بھی کیا گیا۔

لاہور ۳ اکتوبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے اعلان کیا ہے کہ یکم اکتوبر سے بعض سٹیشنوں کے مابین روئی کے کرایہ کی شرح میں ۲۰ فی صدی کمی کر دی گئی ہے۔ لیکن اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ روئی کو اچھی طرح گٹھوں میں بند کیا جائے۔

شملہ ۳ اکتوبر۔ کل انشورنس ایکٹ کا نفاذ ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر بعض اصطلاحی مشکلات کی وجہ سے اب نہیں ہو سکا۔ ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے ایک ترمیمی بل یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے پہلے پہلے پاس کیا جائیگا۔

لنڈن ۳ اکتوبر۔ ملک معظم نے برطانوی قوم کے نام ایک پیغام شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ تشویش اور تردد کا وقت گزر گیا۔ اور آج ہم اس قابل ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں خطرات جنگ سے بچا لیا۔ مجھے یقین کامل ہے کہ عام اقوام میں دوستی اور مرفہ الحالی کا نیا دور شروع ہونے والا ہے۔

دہلی ۳ اکتوبر۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا۔ مسٹر جناح کے جواب میں جو خط بھیجا جائیگا۔ اس کا مسودہ منظور کیا گیا۔ اس میں اس امر کو تسلیم کرنے سے قطعی طور پر انکار کر دیا گیا ہے کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ تاہم لیگ کو یقین دلایا گیا ہے کہ کانگرس اس کو مسلمانوں کی ایک اہم سیاسی جماعت سمجھ کر اس کے ساتھ گفت و شنید کے لئے ہمیشہ تیار رہیگی۔

لاہور ۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حصار۔ رہتک اور گوڑگاؤں کے اضلاع میں ہلاکت خیز قحط ہے۔ پچاس ہزار مویشی بھوک کے مر چکے ہیں۔ باقی بھی بھوک سے نیم جان ہو رہے ہیں پینے کا پانی بھی دستیاب نہیں ہوتا۔ ½ ۴ لاکھ اشخاص اس قحط کے زیر اثر ہیں

لنڈن ۳ اکتوبر۔ سرکاری حلقوں سے اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ ایک ہزار برطانی نوجوان والنٹیر چیکوسلواکیہ جانے کے لئے تیار ہیں۔ جو وہاں غیر جانبدار پولیس کی حیثیت سے خدمات ادا کریں گے۔ یہ والنٹیر سیاہ وردی اور غیر مسلح ہونگے۔

مدراس ۳ اکتوبر۔ ایک لیڈی ممبر نے اسمبلی کے اجلاس میں ایک مسودہ قانون پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ مندروں اور مذہبی اداروں میں دیویوں اور دیوتاؤں کے نام پر ہندو لڑکیوں کو نذر کرنے (دیوداسی سسٹم) کو ناجائز قرار دینے کے لئے ایک قانون وضع کیا جائے۔

ناگپور ۳ اکتوبر۔ ڈاکٹر کھارے نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے محض اس لئے سزا دی گئی ہے کہ ہائی کمانڈ نے میرے ساتھ جو ناانصافی کی تھی۔ میں نے اسے عالم آشکار کر دیا میں سمجھتا ہوں مجھے حق حاصل ہے کہ کانگرس کی مجلس عاملہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر سکوں۔

کلکتہ ۳ اکتوبر۔ ہوم ممبر بنگال گورنمنٹ اور گاندھی جی کے مابین دہشت پسند قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ وہ آج شائع ہو گئی ہے۔ پانچ ماہ کے عرصہ میں پندرہ خطوط ایک دوسرے کو لکھے گئے ہیں۔

دہلی ۳ اکتوبر۔ گاندھی جی کل شام صوبہ سرحد کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔

لنڈن ۲ اکتوبر۔ آج ملک معظم نے وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کو شرف ملاقات بخشا

لنڈن ۲ اکتوبر۔ میونخ کانفرنس کے بعد مسٹر چیمبرلین اپنے دیہاتی گھر میں چلے گئے۔ مگر پولیٹیکل فضا میں ابھی سکون پیدا نہیں ہوا۔ گورنمنٹ اپنے حق میں زبردست پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ سمجھدار لوگ خیال کر رہے ہیں۔ کہ چیکوسلواکیہ کے معاملہ میں برطانیہ کو شکست اور ڈکٹیٹروں کو فتح حاصل ہوئی ہے۔

پٹنہ۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس پٹنہ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بنگال کے وزیر اعظم مولوی فضل الحق صاحب نے کہا کہ کانگرس ہائی کمانڈ کو چاہیئے کہ مسلمانوں کو واردھا سکیم پر عمل کرنے کے لئے مجبور نہ کرے۔ اس سے ہندو مسلم اتحاد میں دشواریاں پیدا ہونگی اور اختلاف کی خلیج اور وسیع ہو جائیگی۔